③ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ التوبہ۔ ۹: ۱۲۸ ④ الضحیٰ: ۹۳: ۱۱
⑤ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا (اللہ نے مسلمانوں پر بڑا ہی احسان کیا کہ ان میں رسولؐ کو بھیجی) آلِ عمران ۳: ۱۶۴ ⑥ ابراہیم ۱۴: ۵ ⑦ کنزالایمان (تفسیری حاشیہ از مولانا نعیم الدین مرادآبادی)/ محمد شفیع اوکاڑوی۔ برکاتِ میلاد شریف ص ۵ ⑧ صحیح مسلم (عن قتادہؓ) ⑨ "الفقیہ" امرتسر میلاد نمبر ۷ تا ۲۱ جولائی ۱۹۳۲ء۔ ص ۲ ⑩ مطبوعہ الشیخ حسین حلمی بن سعید، استنبول ترکیہ ص ۷، تا ۱۲ ⑪ مجلّہ "نورالحبیب" بصیرپور۔ میلاد نمبر۔ فروری ۱۹۷۸ء۔ ص ۹۴/ ماہنامہ "شمس الاسلام" بھیرہ۔ جنوری، فروری ۱۹۸۱ء۔ ص ۱۷، ۱۸ ⑫ ابوالخطاب عمر بن حسن وحیہ اندلسی (المولود ۵۴۴ھ المتوفی ۶۲۳ھ) کی کتاب جس کے متعلق ابنِ خلکان نے لکھا ہے "ہم نے اس کتاب کو سلطان (مظفرالدین بن زین الدین، جنہوں نے مجالسِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سرکاری طور پر اہتمام کیا) کے ہاں ۶۲۵ھ میں چھ نشستوں میں سنا ہے" (حسن المقصد فی عمل المولد از امام جلال الدین سیوطی، اردو ترجمہ ص ۲۷) کتاب کا نام ابنِ کثیر نے "التنویر فی المولد البشیر النذیر" لکھا ہے (حسن المقصد فی عمل المولد ص ۲۶) مولانا دیدار علی شاہ الوری نے "التنویر فی مولد البشیر" لکھا ہے (مرغوب احمدؐ الملقب بہ رسول الکلام فی بیان المولد والقیام۔ ۱۳۰۱ھ۔ ص ۴۵) لیکن علامہ محمد عالم آسی اور سید سلیمان ندوی نے کتاب کا نام "التنویر فی مولد السراج المنیر" تحریر کیا ہے ("الفقیہ" امرتسر، میلاد نمبر ۱۹۳۲ء۔ ص ۱۹، ——— "شمس الاسلام" بھیرہ۔ جنوری فروری ۱۹۸۲ء۔ ص ۱۲) کتاب کا مزید ذکر سلطان مظفرالدین کے ذکر میں ہوگا۔ ⑬ التنویر فی مولد السراج المنیر از امام عمر بن حسن محدث اندلسی۔ ص ۵۴۴، ۶۲۳۔ بحوالہ "الفقیہ" امرتسر، میلاد نمبر۔ ص ۱۹ (مضمون مجالسِ میلادِ نبویؐ از علامہ مولانا حکیم محمد عالم آسی معتمد انجمن خدام الحنفیہ امرتسر)/ دیدار علی شاہ الوری، مولانا سید۔ مرغوب احمدؐ۔ ص ۴۵، ۴۶ ⑭ النعمۃ الکبریٰ علی العالم فی مولد سید ولد آدم۔ بحوالہ "نورالحبیب" میلاد نمبر ۱۹۷۸ء (مضمون "میلاد النبیؐ اور اکابر امت" مولانا صاحبزادہ محمد محب اللہ مدظلہ ⑮ ایضاً ص ۵۰ ⑯ ایضاً ص ۵۰ ———

Marfat.com

(۱۷) زرقانی علی المواہب۔ص ۱۳۹۔بحوالہ برکاتِ میلاد شریف از مولانا محمد شفیع اوکاڑوی ص ۱۱، ۱۲۰ و "الفقیہ" امرتسر۔ میلاد نمبر ۱۹۳۲۔ص ۲۲ (۱۸) تقدیم "حسن المقصد فی عمل المولد" از امام جلال الدین سیوطیؒ۔ص ۲۲، ۲۳ (۱۹) "الفقیہ" امرتسر۔میلاد نمبر ص ۲۲ (علامہ محمد عالم آسی کا مقالہ) (۲۰) تقدیم "حسن المقصد فی عمل المولد" ص ۲۳ (۲۱) "نور الحبیب" بصیر پور۔میلاد نمبر ۱۹۷۸۔ص ۹۶ (۲۲) ایضاً۔ص ۹۶، ۹۷۔ (۲۳) اثبات المولد والقیام۔ص ۲۵ (۲۴) ایضاً۔ص ۲۶، ۲۷ (۲۵) حسن المقصد فی عمل المولد۔ص ۴۶، ۴۷ (۲۶) "الفقیہ" میلاد نمبر، ص ۲۷ (۲۷) مکتوبات۔جلد سوم ص ۲۷، (۲۸) ایضاً (۲۹) شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔فیوض الحرمین۔ص ۲۷/ نظام الدین احمد جعفری، حافظ سید محمد۔جنات النعیم فی ذکرِ نبی الکریمؐ۔حصہ اوّل۔ ص ۳۰/ برکاتِ میلاد شریف ص ، (۳۰) درالثمین بحوالہ برکات میلاد شریف ص (۳۱) فتاوٰی عزیزیہ۔جلد اوّل۔ بحوالہ برکات میلاد شریف ص ۸ (۳۲) فیصلہ ہفت مسئلہ (۳۳) محمد رضا، شیخ۔ محمدؐ رسول اللہ (ترجمہ از محمد عادل قدوسی)، ص ۳۲ (۳۴) علامہ سید سلیمان ندوی نے مجلسِ میلاد کے سلسلے میں مشہور، اس سلطان کے حالات تفصیل سے بیان کیے ہیں۔ انہوں نے اس سلطان کی پیدائش ۵۴۹ھ محرم اور وفات ۶۳۱ھ لکھی ہے (ماہنامہ "شمس الاسلام" بھیرہ۔جنوری فروری ۱۹۸۲۔ص ۱۰) البتہ امام جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ "اس کی وفات ۶۳۰ھ میں شہر عکا میں ہوئی" (حسن المقصد فی عمل المولد۔ص ۲۶) ڈاکٹر صلاح الدین منجدؒ نے بھی سنِ وفات ۶۳۰ھ لکھا ہے (دیباچہ "میلادِ مصطفیٰؐ"، از علامہ ابنِ کثیرؒ ص ۷) ——— شیخ ابو خطاب بن دحیہ نے "التنویر فی المولد السراج المنیر" سلطان مظفر الدین کے میلاد شریف کے بارے میں اہتمام کو دیکھ کر لکھی تھی اور خود اس کتاب کو پڑھا تھا۔ علامہ ندوی لکھتے ہیں کہ اس کا نام کوکبوری تھا اور اس کا باپ زین الدین علی، اربل کا بادشاہ تھا جو اربل اور بہت سے دوسرے شہروں کا ان اطراف میں، بادشاہ تھا۔ کوکبوری قلعہ موصل میں پیدا ہوا اور چودہ برس کی عمر میں باپ کے انتقال پر اس کی جگہ بیٹھا۔ اس کے اتالیق مجاہد الدین قائمازؒ نے پہلے اس

قلعہ بند کیا، پھر صدود حکومت سے نکال دیا۔ وہ موصل کے بادشاہ سیف الدین ابن مودود کے پاس اور پھر سلطان صلاح الدین کے پاس آیا۔ کوکبوری ۵۸۴ھ میں اربل آگیا۔ یہ سلطان بہت نیک، سخی تھا اور رفاہِ عامہ کے کاموں میں دن رات مشغول رہتا تھا۔ اس نے ایک مدرسہ بنوایا جس میں حنفی اور شافعی دونوں مذاہب کے علما مقرر تھے اور خود روزانہ وہاں آتا تھا اور رات وہیں گزارتا تھا۔ مکّہ مکرمہ میں بھی اس کے بہت سے آثار ہیں۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے جبل عرفات میں پانی جاری کرایا اور بہت رقم خرچ کی۔ (۳۵) "شمس الاسلام" بھیرہ۔ جنوری فروری ۱۹۸۲۔ص ۹ (۳۶) "عہدِ عباسی میں جب سلطان ملک شاہ سلجوقی کو عروج ہوا تو اس کے ایک سردار ابنِ آبق خوارزمی نے ۴۶۸ھ میں دمشق کو فتح کیا اور خلیفہ مقتدی بامر اللہ اور سلطان ملک شاہ سلجوقی کے نام کا خطبہ پڑھوایا۔۔۔" (سیارہ ڈائجسٹ" لاہور۔ رسولؐ نمبر جلد ۲۔ص ۴۵۵۔ مضمون "جشنِ میلاد النبیؐ از مولانا حسن مثنیٰ ندوی) (۳۷) سیارہ ڈائجسٹ" لاہور۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۲۔ ص ۴۵۶ (۳۸) محمد رضا شیخ۔ محمد رسول اللہ۔ص ۳۳ (۳۹) ماہنامہ "الجامعہ" جامعہ محمدی شریف (جھنگ) جنوری فروری ۱۹۷۹۔ص ۱۹ (۴۰) محمد رضا۔ محمد رسولؐ اللہ۔ ص ۳۳ (۴۱) سیارہ ڈائجسٹ لاہور۔ رسولؐ نمبر۔ جلد ۲۔ص ۴۵۶ (۴۲) "الفقیہ" امرتسر میلاد نمبر ۱۹۳۲۔ص ۶، ۷ (۴۳) "شمس الاسلام" بھیرہ۔ جنوری فروری ۱۹۸۱۔ص ۲۲ (۴۴) دیباچہ "میلادِ مصطفیٰؐ" از علامہ ابنِ کثیرؒ۔ص ۷ (۴۵) حسن المقصد فی عمل المولد ص ۲۶، ۲۷ (۴۶) "شمس الاسلام" بھیرہ۔ جنوری فروری ۱۹۸۲۔ص ۱۱، ۱۲ (۴۷) "نور الحبیب" بصیر پور۔ میلاد نمبر ۱۹۷۸ء۔ص ۸۶ (۴۸) حسن المقصد فی عمل المولد ص ۲۷ (۴۹) "شمس الاسلام" جنوری فروری ۱۹۸۲۔ص ۱۲ (۵۰) دیباچہ میلادِ مصطفیٰؐ۔ص ۷ (۵۱) محمدؐ رسول اللہ۔ص ۳۳، ۳۴ (۵۲) ماہنامہ "طریقت" لاہور۔ مارچ ۱۹۷۷۔ص ۱۹، ۲۰ (۵۳) ایضاً (۵۴) محمدؐ رسول اللہ۔ص ۳۴، ۳۵ (۵۵) "الفقیہ" امرتسر۔ میلاد نمبر ۱۹۳۲۔ص ۱۳، ۱۴ (۵۶) زرقانی علی المواہب ص ۱۳۹ بحوالہ برکاتِ میلاد شریف ص ۱۱ (۵۷) سیارہ ڈائجسٹ لاہور۔ رسولؐ نمبر جلد ۲۔ص ۴۵۶

Marfat.com

(۵۸) ایضاً ص ۴۵۹، ۴۶۰ (۵۹) روزنامہ "کوہستان" لاہور۔ عیدِ میلاد ایڈیشن ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ء (۶۰) روزنامہ "امروز" لاہور۔ عیدِ میلاد النبیؐ ایڈیشن۔ ۲۲ جولائی ۱۹۶۴۔ ص ۶ (۶۱) "شمس الاسلام" بھیرہ۔ جنوری فروری ۱۹۸۱۔ ص ۲۱، ۲۲ (مولانا حکیم عبدالرحمٰن خلیق امرتسری کا مضمون) (۶۲) ہفت روزہ "اہلِ حدیث" لاہور بحوالہ "شمس الاسلام" جنوری فروری ۱۹۸۱۔ ص ۲۲ (۶۳) روزنامہ "امروز" لاہور عیدِ میلاد ایڈیشن۔ ۲ جولائی ۱۹۶۶ (۶۴) روزنامہ "کوہستان" لاہور۔ عیدِ میلاد ایڈیشن ۲۲ جولائی ۱۹۶۴ (۶۵) ایضاً حکیم محمد ایوب حسن کا مضمون بعنوان "راولپنڈی میں عیدِ میلاد النبیؐ) (۶۶) اخبار "ایمان" پٹی۔ ۴ تا ۱۱ مئی ۱۹۲۵۔ ص ۶۔ (۶۷) مجلہ "اقبال ریویو"، لاہور، جولائی ۱۹۷۸۔ ص ۷۶

Marfat.com

متوقع مقتول ــــ سلمان رُشدی

سلمان رشدی نے "آیاتِ شیطانیہ" لکھ کر اپنے آپ کو قتل کا مستحق بنا لیا ہے۔ دنیا بھر کے باعزت مسلمانوں اور چند مسلمان حکومتوں نے اس شیطان کے خلاف اپنے جذباتِ دینی کا مظاہرہ کیا۔ اور کچھ خوش قسمت ایسے بھی ہیں جن کے دل اس احساس کے مملو ہیں کہ اس بدبخت کو کیفرِ کردار تک پہنچا دیا جائے۔ خدا کرے 'جلد از جلد ان میں سے کسی کی امید بر آئے۔

مشہور مصری عالم ڈاکٹر شمس الدین فاسی نے "آیاتِ سماویہ فی الرد علیٰ کتاب آیاتِ شیطانیہ" میں سلمان رشدی کی خرافات کے مجموعے "آیاتِ شیطانیہ" کا مفصل رد کیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کے پروفیسر' ڈاکٹر محمد مبارز ملک نے ڈاکٹر فاسی کی کتاب کا ترجمہ "شیطان رشدی اور اس کی خرافات کا تنقیدی جائزہ" کے نام سے کیا ہے جو لاہور سے ۱۹۹۰ء میں اشاعت پذیر ہوا۔

سلمان رشدی کے بارے میں تفصیلی معلومات عام طور پر دستیاب نہیں ہیں اور ہر مسلمان کا اس سے تعلق صرف متوقع قاتل اور متوقع مقتول کا ہے۔ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتیوں کا تو ایک ہی فرض ہے کہ جو شخص ان کے آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی گستاخی کا مرتکب ہو' یہ جانے بغیر کہ وہ کون ہے 'کیا ہے 'کلمہ پڑھتا تھا' یا غیر مسلم تھا' ــــــــ اسے قتل کر دیا جائے۔ اس لیے سلمان رشدی کے بارے میں بھی تفصیلی جزئیات عام طور پر دستیاب نہیں ہیں۔ ڈاکٹر شمس الدین فاسی نے لکھا ہے کہ سلمان

ایک مرتد ہندی نژاد انیس رشدی کے ہاں ۱۹۴۷ء میں بمبئی میں پیدا ہوا۔ وہ جو کچھ اسلام کے بارے میں اپنے باپ سے سنا کرتا تھا' وہ اسلام سے دور کرنے والا تھا۔ اس نے ابتدائی تعلیم عیسائی مشنریوں کے ایک سکول میں حاصل کی گویا وہ کفر کی گود میں پروان چڑھا۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد اس کے خاندان نے لندن کی طرف کوچ کیا جہاں اس نے تعلیم حاصل کی۔ کنگز کالج سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ پاکستان گیا' جہاں اسے ٹیلی ویژن کے محکمے میں کام کرنے کا موقع ملا۔ وہاں سے وہ اپنے ملحدانہ خیالات کے باعث معزول کر دیا گیا' اور وہ لندن لوٹ گیا۔ ۱۹۷۵ء میں اس نے اپنی پہلی کتاب "جریموس" شائع کی لیکن کسی نے اسے توجہ کے لائق نہ سمجھا۔ پھر اس نے کلاریسا لارڈ نامی ایک انگریز لڑکی سے شادی کرلی اور کتاب "اطفال مستصف اللیل" شائع کروائی جس میں اس نے مخنث لڑکوں کی حالت بیان کی۔ پھر اس نے "العار" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ پھر اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ بعد ازاں ایک امریکی لڑکی ماریان وِگنز سے شادی کرلی۔

"آیاتِ شیطانیہ" پہلے فا نکنج برس نے چھاپی لیکن یہ کتاب جمود کا شکار رہی۔ اور فا نکنج برس نے اسے ادارہ پنگوئن کو فروخت کر دیا۔ پنگوئن نے اس کتاب کے لیے عالمی منڈی حاصل کرلی۔[1]

بھارت کے ایک جریدے میں رُشدی کے بارے میں یہ لکھا گیا کہ اس کی ماں کا نام زہرہ بٹ ہے۔ زہرہ بٹ کے خاوند شاغل صاحب کا تعلق مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے شعبۂ معاشیات سے رہا ہے اور وہ اب بھی وہیں مقیم ہیں۔ وہ اعظم گڑھ کے انصاری گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں۔ زہرہ بٹ کے والد عبداللہ اجمل خاں طیبہ کالج' علی گڑھ کے پرنسپل بھی رہے' وہ قادیانی تھے۔ زہرہ بٹ اب بھی حیات ہے اور نام بدل کر کراچی میں سکونت اختیار کیے ہوئے ہے۔ زہرہ بٹ سیر کے لیے کشمیر گئی تو وہاں ایک کشمیری کے ساتھ رنگ رلیاں منانے لگی پھر اسی کے ساتھ پہلے بمبئی اور پھر انگلینڈ چلی گئی۔ اسی سے سلمان رشدی پیدا ہوا۔ زہرہ بٹ نے سلمان رشدی کی شادی ایک یہودی لڑکی میری وِنگش سے کردی۔[2]

رشدی کے بارے میں ڈاکٹر قاسمی کی بیان کردہ معلومات درست ہوں یا جریدہ "جرائم" کی ' ــــــــــ معاملہ تو یہ ہے کہ اس نے اپنی چوتھی کتاب "سیٹنک ورسز" (آیاتِ شیطانیہ) کے ۵۴۷ میں سے ۸۰ صفحات میں حضور محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' سیدنا ابراہیم علیہ السلام' آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اور صحابۂ کرام خصوصاً حضرت سلمان فارسی اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما اور اسلام کے بارے میں دریدہ دہنی کی ہے۔ یہ کتاب ستمبر ۱۹۸۸ء میں پنگوئن گروپ اور وائکنگ پنگوئن نے شائع کی۔ جونہی مسلمانانِ برطانیہ کو پتا چلا' انہوں نے بریڈ فورڈ' بوسٹن' یوتھن' برمنگھم' لنکا شائر اور ہائی وکمب وغیرہ میں مظاہرے کیے اور کتاب کو نذرِ آتش کیا کیا ۳۔ ۳' ۴ مارچ کو ہالینڈ کے دارالحکومت ڈین ہیگ میں اور ٹرڈم میں مظاہرے کیے گئے۔ ۴

۲۴ فروری کو بمبئی میں ایک جلوس نکالا گیا جس پر پولیس نے فائرنگ کی اور دیکھتے ہی دیکھتے پندرہ سے زیادہ مسلمان خون میں نہا گئے ۵۔ "جنگ" کی رپورٹ کے مطابق سری نگر (مقبوضہ کشمیر) میں ایک زبردست مظاہرہ کیا گیا جس میں پولیس کے تشدد سے ایک مسلمان شہید اور سینکڑوں زخمی ہوئے ۶۔ ڈنمارک کے صدر مقام کوپن ہیگن میں دو ہزار مسلمانوں اور فرانس میں ایک ہزار سے زیادہ مسلمانوں نے رشدی کے خلاف مظاہرہ کیا ۷ ۱۱ فروری کو مالونوچی (ٹوکیو۔ جاپان) میں پاکستان ایسوسی ایشن جاپان کی خصوصی کوشش سے پانچ سو مسلمانوں نے جلوس نکالا ۸ پاکستان میں سب سے پہلے مولانا کوثر نیازی نے روزنامہ جنگ میں کالم لکھا ۹ ۱۲ فروری کو امریکن سنٹر' اسلام آباد کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس میں پولیس کی کارکردگی سے پانچ نوجوان شہید اور ایک سو افراد زخمی ہوئے ۱۰ بارہ سالہ نوید عالم (متعلم جامعہ رضویہ ضیاء العلوم' راولپنڈی) امریکن سنٹر کی دیواریں عبور کر کے چھت پر چڑھ گیا اور امریکی پرچم پھاڑ دیا۔ اس پر پولیس نے گولی چلا دی اور وہ نوید عالم کے سینے کے آر پار ہو گئی ۱۱ ۱۳ فروری کو انجمن مدارس عربیہ نے مسلم مسجد لاہور سے جلوس نکالا۔ ۲۳ فروری کو گوجرانوالہ اور سیالکوٹ میں مکمل ہڑتال ہوئی ۱۲

مشہور دانشور احمد دیدات (ڈربن' جنوبی افریقہ) نے ہفت روزہ تکبیر کراچی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا۔ "رشدی کی تحریروں کو ادبِ عالیہ قرار دینے والے ہمیں بتائیں کہ کیا ایسی کتابیں کسی شریف آدمی کی کتابوں والی الماری میں رکھی جا سکتی ہیں؟ یا انھیں کوئی ہاتھ تھامنا بھی گوارا کر سکتا ہے؟ میرے نزدیک تو یہ شخص جنسی جنون کا نفسیاتی مریض ہے ۔۱۳ پوپ جان پال نے ہدایت کی کہ شیطانی آیات نامی کتاب ویٹیکن سٹی کی سرکاری لائبریری میں نہ رکھی جائے ۱۴

۷ رجب ۱۴۰۹ھ کو روح اللہ الموسوی الخمینی نے رشدی اور ناشرین کے قتل کا فتویٰ دیا جو حسب ذیل ہے۔ "تمام دنیا کے مسلمانوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آیاتِ شیطانی نامی کتاب جو اسلام' نبی اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور قرآنِ کریم کے خلاف لکھی اور شائع کی جا چکی ہے' کا مصنف اور اس کے مندرجات سے باخبر ناشرین واجب القتل ہیں۔ میں غیور مسلمانوں سے تقاضا کرتا ہوں کہ وہ مذکورہ اشخاص کو جہاں کہیں پائیں' فوراً قتل کر دیں تاکہ آئندہ کوئی شخص مسلمانوں کے بزرگان دین اور عقائد کی توہین کی جسارت نہ کر سکے۔ نیز جو شخص اس راہ میں اپنی جان دے گا' وہ انشاء اللہ شہید ہو گا اور کسی شخص کو مصنف تک رسائی حاصل ہے لیکن اسے ہلاک کرنے پر قادر نہیں ہے تو وہ دوسروں کو مطلع کرے تاکہ اسے ہلاک کر سکیں" ۱۵ ایرانی حکومت نے اعلان کیا کہ سلمان رشدی کو قتل کرنے والے ایرانی کو ۳۰ لاکھ ڈالر اور غیر ملکی کو دس لاکھ ڈالر دیے جائیں گے ۱۶

آزاد کشمیر کی کابینہ نے کتاب پر پابندی لگا دی ۱۷ اس کے علاوہ بھارت' پاکستان' مصر' ایران' سعودی عرب' کویت' ملائیشیا' سری لنکا اور جنوبی افریقہ کے علاوہ کئی ممالک نے کتاب پر پابندی لگا دی ۱۸ حکومتی سطح پر یہ خبر آئی کہ "برطانیہ کا پبلشنگ ادارہ پنگوئن جس نے سلمان رشدی کی کتاب "سیٹنک ورسز" (شیطانی کتاب) شائع کی ہے اور جس میں توہینِ رسالت اور اسلام کی ذلت کے سبب دنیا میں بڑا ہنگامہ ہوا ہے' معلوم ہوا ہے کہ اس برطانوی ادارے میں امیر کویت کے ساٹھ فی صد شیئرز ہیں۔ یعنی تقریباً مالکانہ حقوق حاصل

Marfat.com

ہیں"۔

حکومتی سطح پر رشدی اور اس کی اس کتاب کے ناشرین کے قتل کا فتویٰ صرف ایران نے دیا۔ اس فتوے کی اشاعت کے بعد سے رشدی دنیا بھر کے اخبارات کا موضوع بن گیا اور اب تک آئے دن اس کے متعلق کوئی نہ کوئی خبر شائع ہوتی ہی رہتی ہے۔ ایک بار تو یہ خبر بھی آئی کہ وہ زمین دوز زندگی گزارتے گزارتے تنگ آگیا ہے اور اپنی کتاب سے مکمل لاتعلقی کا اعلان کر کے امت مسلمہ میں شامل ہونا چاہتا ہے [۲۰] اس پر ایک برطانوی مسلم تنظیم نے اس کے اسلام قبول کرنے کے اس اعلان کو ڈھونگ قرار دیا [۲۱] اور یہ خبر واقعی غلط نکلی۔ ــــــــ اس سلسلے میں اہم بات یہ ہے کہ اسلام میں ہر جرم' ہر گناہ پر توبہ کی گنجائش ہے۔ سوائے توہینِ رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔ یہ واحد گناہ ایسا ہے کہ اس کا کوئی ازالہ نہیں' کوئی توبہ نہیں۔ جو شخص اس حرکت کا مرتکب ہو' وہ نام نہاد مسلمان ہو یا غیر مسلم' اس کا واحد علاج قتل ہے۔

سلمان رشدی اور اس کی کتاب کے ناشرین قتل کے فتوے کے بعد سے چوروں کی سی زندگی گزار رہے ہیں۔ مسلح گارڈز اور حساس آلات پر لاکھوں پاؤنڈ کا خرچہ برداشت کر رہے ہیں' کئی جگہوں سے اب تک دھماکہ خیز مواد برآمد ہو چکا ہے۔ کتاب کے پبلشرز کو ہزاروں دھمکی آمیز خط مل چکے ہیں [۲۲]

مارچ ۱۹۹۱ء کے دوران لاہور کے بعض اخبارات میں اس نوعیت کی خبریں شائع ہوئیں کہ ایران رشدی کے خلاف فتویٰ واپس لے رہا ہے۔ لیکن رشدی کی کتاب پر تہران میں سہ روزہ سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے امام خمینی کے بیٹے حجتہ الاسلام احمد خمینی نے کہا کہ بھارت نژاد سلمان رشدی کو اسلام کے پیغمبرِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کے بارے میں کفر بکنے پر موت کی جو سزا دی گئی ہے' وہ تبدیل نہیں ہو سکتی [۲۳]

ڈاکٹر شمس الدین فارسی کی کتاب کے علاوہ برطانیہ کے مسلمان سکالر ضیاء الدین سردار نے بھی سلمان رشدی کی کتاب کے جواب میں کتاب لکھی ہے [۲۴]

حقیقت یہ ہے کہ اسلام کے دشمن وقتاً فوقتاً یہ دیکھنے کے لیے کہ مسلمانوں میں غیرت و حمیت کا جوہر کس حد تک زندہ ہے' اس قسم کی کوئی نہ کوئی حرکت کرتے رہتے ہیں۔ آج سے کوئی ڈیڑھ سال پہلے کراؤن پبلشرز' نیویارک نے "ایشیا' مشرق وسطیٰ اور افریقہ میں بادشاہت" کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس کے صفحہ ۲۱ پر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تین فرضی تصاویر شائع کی گئیں [۲۵]

۱۹۸۸ء میں چین میں جنسی عادات نامی ایک ناپاک شائع کی گئی جس میں حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر چھینٹے اڑانے کی کوشش کی گئی۔ اس پر چین کے مسلمانوں نے اتنا زبردست احتجاج کیا کہ حکومت نے کتاب نہ صرف ضبط کرلی بلکہ نوّے ہزار نسخے برسرِ عام جلا ڈالے [۲۶]

لیکن اس سلسلے میں جو بات سخت تکلیف دہ ہے' وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے غیرتِ ایمانی کے یہ مظاہرے ہنگامی ہوتے ہیں اور کبھی کبھار تو ان مظاہروں کے پس پردہ کوئی حزبی' مقامی یا محدود مفاد بھی ہوتا ہے۔ پیپلزپارٹی کے عہدِ حکومت میں' ان حضرات نے جو پیپلزپارٹی کے خلاف تھے' تحفظِ ناموسِ رسالت کے عنوان سے اسلام آباد میں ایک مظاہرہ کیا جس میں کچھ غیور مسلمان شہید اور کچھ زخمی ہوئے۔ لیکن جونہی پیپلزپارٹی کی حکومت ختم ہوئی' تحفظِ ناموسِ رسالت کا غلغلہ بھی ٹھنڈا ہو گیا۔ اس "تنظیم" کے ایک سرکردہ لیڈر تو آئی جے آئی کی حکومت میں وزیر بھی رہے لیکن حکومتی سطح پر سلمان رشدی یا برطانیہ کے خلاف کوئی آواز نہ اٹھا سکے بلکہ اس قسم کی ان کی کوئی کوشش ہی سامنے نہیں آئی۔

اس سلسلے میں ہفتہ وار اخبار "ملتان روڈ نیوز" نے اپنی کئی اشاعتوں میں آواز اٹھائی۔ اخبار نے لکھا۔ "نوائے وقت کی ۲۰ فروری کی اشاعت میں بیروت کی ایران نواز حزب اللہ کا بیان شائع کیا گیا ہے کہ سلمان رشدی اسلامی احکام کی رو سے واجب القتل ہے۔۔۔ سلمان رشدی کے خلاف پاکستان میں بھی "ہلّا گلّا" کیا گیا تھا لیکن اب تحفظِ ناموسِ رسالت کے علمبردار شاید کہیں محوِ خوابِ غفلت کے مزے لے رہے ہیں" [۲۷]

ٹوکیو میں سلمان رشدی کی رسوائے زمانہ کتاب کے پبلشر کی پریس کانفرنس کے دوران لاہور کے ایک نوجوان عدنان رشید نے اسے بری طرح زدو کوب کیا۔ اس پر ۲۰ فروری ۱۹۹۰ء کو انجمن طلباءِ اسلام کے سینکڑوں کارکنوں نے عدنان رشید کی گرفتاری کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا جو داتا دربار سے شروع ہوا اور مال روڈ سے ہوتا ہوا اسمبلی ہال کے سامنے جا کر ختم ہوا۔ ۲۲ فروری کو لاہور کے کچھ باسیوں نے ایک بیان میں حکومت پر زور دیا کہ وہ جاپان میں مصری شاہ لاہور کے پاکستانی مسلمان عدنان رشید کی رہائی کے لیے سفارتی سطح پر بھرپور کوشش کرے اور غیور پاکستانی نوجوان کو رہائی دلائے ۲۸

اس اہم مسئلے پر بھی تحفظ ناموس رسالت کے نام سے تحریک چلانے والے "منقار زیرِ پر" رہے۔ اس پر "ملتان روڈ نیوز" نے لکھا۔ "پاکستانیوں کو نہیں بھولنا چاہیے کہ یہاں بھی سلمان رشدی کے مسئلے پر تحفظِ ناموسِ رسالت کے نام سے ایک تحریک چلائی گئی۔ مظاہرے کروا کے کچھ جذباتی نوجوان مروا بھی دیئے گئے تھے۔ لیکن اب ایک مدت سے یہ لیڈر شاید کچھ اور "ضروری معاملات" میں مصروف ہیں کہ انہیں یہ مسئلہ یاد ہی نہیں رہا۔ عوام کے دلوں سے اٹھنے والے اس سوال کا جواب کون دے گا کہ ہمارے یہاں دینی غیرت و حمیت کے معاملات کو بھی وقتی سیاست کے تابع کیوں کر دیا جاتا ہے؟ ۲۹

راقم الحروف کو محترم برکات احمد قادری کے ذریعے معلوم ہوا کہ عدنان رشید آج کل لاہور میں ہیں۔ میں ان سے وقت مقرر کر کے شمیم الدین احمد (ناظم نشرو اشاعت ایوان نعت رجسٹرڈ) کے ہمراہ مصری شاہ، الٰہی پارک میں واقع ان کے دولت خانے پر پہنچا۔ ان سے بات چیت کے نتیجے میں جو حقائق سامنے آئے، وہ کچھ یوں ہیں۔

عدنان رشید لاہور میں پرانی گاڑیوں اور ٹائروں کا کاروبار کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں ۱۹۷۸ء سے انہوں نے امپورٹ کا کام شروع کیا تو ٹوکیو (جاپان) جانا اور وہاں سے مال لانا شروع کیا۔

انہوں نے بتایا کہ مارچ ۱۹۸۸ء میں یہ خبر شائع ہوئی کہ سلمان رشدی کی "آیاتِ

Marfat.com

شیطانی" کا جاپانی ترجمہ ٹوکیو کا ایک اٹالین یہودی پالما کرا رہا ہے جو اسے یہاں چھاپے گا۔ ہم نے پاکستان ایسوسی ایشن جاپان کے پلیٹ فارم سے (جس کے سرپرست حسین خاں اور صدر رئیس صدیقی ہیں) پبلشر پالما کے علاوہ ٹوکیو یونیورسٹی کے اس پروفیسر سے بھی رابطے کیے جو ترجمہ کر رہا تھا۔ وہ لوگ ناگاساکی یونیورسٹی کے میئر کا نام بھی استعمال کرتے تھے' ہم نے اس سے بھی رابطہ کیا۔ ہماری بعض ملاقاتیں پولیس کمشنر کی وساطت سے بھی ہوئیں۔ ہم ان پر ہر ملاقات میں یہ واضح کرتے رہے کہ توہینِ مصطفیٰ (علیہ التحیۃ والثناء) کی اسلام میں کم از کم سزا قتل ہے اور اگر رشدی کی کتاب کا جاپانی ترجمہ چھاپنے کی جسارت کی گئی تو ہم ہر ایسے فرد کو قتل کر دیں گے۔

عدنان رشید نے بتایا کہ اس کتاب کا جاپانی ترجمہ انہوں نے ۱۹۸۸ء کے اواخر میں چھاپ دیا۔ ہم نے ۱۱ فروری ۱۹۸۹ء کو جلوس نکالا جس میں پانچ سو آدمی تھے۔ آخر میں حسین خاں (جو کراچی کے رہنے والے ہیں) اور امریکن نومسلم محمد علی نے بڑی جذباتی تقریریں کیں ۔ اور کہا کہ توہینِ رسالت کے ہر مرتکب کو قتل کرنا ضروری ہے۔ نجیب 'یوسف' میں اور ہمارے دو اور ساتھی فیصلہ کر چکے تھے کہ ہم کتاب کے ناشر اور مترجم کو مار دیں گے' اس لیے ہم میں سے کوئی شخص سٹیج پر نہیں آیا۔

۱۳ فروری ۱۹۸۹ء کو پالما نے اپنے دو ساتھیوں (کتاب کا مترجم اور کونی کونیا ڈیپارٹمنٹل سٹور کا مالک کتب فروش) سمیت انٹرنیشنل پریس کلب' مالونوچی (ٹوکیو) میں جو بیسویں منزل پر ہے' پریس کانفرنس کی۔ پالما نے کہا کہ مسلمان خواہ مخواہ مشتعل ہوتے ہیں' رشدی نے تو محض خواب بیان کیے ہیں۔ عدنان رشید نے بتایا کہ پریس کانفرنس میں شرکت کے لیے ہمارا الگ الگ جانے کا پروگرام تھا۔ نجیب (جو گوجرانوالہ کے رہنے والے ہیں) پہلی منزل پر آئے تو وہاں سلمان رشدی کی بھتیجی کو دیکھ کر جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور اس کے گلے میں پنسل کھبو دی۔ پنسل گوشت کے آر پار ہو گئی لیکن پولیس نے نجیب کو گرفتار کر لیا۔ وہاں میٹل ڈیٹکٹو ڈور لگے ہوئے تھے' ہم پنسل' پین کے علاوہ کوئی چیز ساتھ نہیں لے جا سکتے تھے۔ نجیب

Marfat.com

پہلی منزل پر گرفتار ہو گیا' یوسف اور دوسرے ساتھی ابھی پہنچے نہیں تھے۔ پالما پریس کانفرنس میں بات کر رہا تھا کہ میں نے اپنے ساتھیوں کا مزید انتظار مناسب نہ سمجھتے ہوئے اس پر حملہ کر دیا۔

عدنان رشید نے بتایا کہ ہمارے پہلے سے کئی بار کے کیے ہوئے اعلانات کے پیش نظر پولیس بہت زیادہ تھی۔ میں نے پالما کے نرخرے میں پین کھبونا چاہا لیکن وہ پھسلتا ہوا نکل گیا۔ پولیس نے مجھے پکڑ لیا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو پولیس کے نرغے سے نکالنے اور پالما کے جسم کے نازک حصوں پر ضربیں لگانے کی کوشش کی لیکن افسوس کہ مجھے کامیابی نہیں ہوئی۔ میں نے اپنے آپ کو پولیس سے چھڑا کر کوشش کی کہ پورے زور سے پچھلی کھڑکی کے شیشے کو توڑتا ہوا پالما کو ساتھ لیتے ہوئے ۲۰ ویں منزل سے نیچے چھلانگ لگا دوں لیکن افسوس کہ مجھے اس کوشش میں بھی کامیاب نہ ہونے دیا گیا۔

انہوں نے بتایا کہ پولیس نے مجھے گرفتار کر لیا۔ پبلک پراسیکیوٹر نے بعد میں مجھے کہا کہ پالما تو ملک سے بھاگ گیا ہے' اس ڈر سے کہ دوسرے مسلمان اسے مار نہ دیں اس لیے اگر میں معافی مانگ لوں تو بات ختم ہو جائے گی۔ میں نے انہیں کہا کہ میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس پر مجھے ندامت ہو۔

جاپان کا قانون یہ ہے کہ اگر کسی آدمی کے پہلے جرم کی سزا تین سال سے کم ہو تو معطل ہو جاتی ہے لیکن اگر وہ کوئی دوسرا جرم کر بیٹھے تو پہلے جرم والی سزا بھی اسے بھگتنا پڑتی ہے۔ عدنان رشید کو عدالت نے ایک سال کی سزا دی اور سزا معطل کرتے ہوئے انہیں ملک بدر کر دیا۔

ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ پاکستانی سفارت خانے کے بارے میں وہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ ایرانی سفارت خانے کا تعاون انہیں حاصل رہا۔ ایک سعودی نے جدے سے انہیں فون پر پیشکش کی کہ جتنے پیسوں کی ضرورت ہو' وہ بھیج دیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس حملے کے فوراً بعد پالما اٹلی کو بھاگ گیا تھا اور مترجم امریکہ کو۔ جب مجھے ملک بدر کیا

Marfat.com

گیا' اس وقت تک وہ جاپان نہیں لوٹے تھے۔ عدنان رشید نے توقع ظاہر کی کہ ان شاء اللہ کبھی نہ کبھی سلمان رشدی کو قتل کرنے کی سعادت انہیں ضرور حاصل ہو گی۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ جاپان میں ایک لاکھ پاکستانی ہیں۔ ہمارے ۱۱ فروری کے جلوس میں پانچ سو کے قریب لوگ شامل ہوئے۔ پالما وغیرہ کے قتل کے لیے پانچ رضاکار تیار ہوئے اور پالما تک میں اکیلا پہنچا لیکن افسوس کہ مجھے بھی کامیابی نصیب نہ ہوئی۔

حواشی

۱۔ شمس الدین فاسی' ڈاکٹر۔ شیطان رشدی اور اس کی خرافات کا تنقیدی جائزہ۔ ۱۹۹۰ء۔ ص ۴۴۔

۴۹

۲۔ جرائم (ماہنامہ) نئی دہلی۔ جون ۱۹۸۹ء۔ (مضمون از الطاف حسین فریدی' علی گڑھ)

۳۔ شیطان رشدی اور اس کی خرافات کا تنقیدی جائزہ (مقدمہ از عبدالحکیم شرف قادری) ص ۱۲

۴۔ فیض الرسول (ماہنامہ) براؤں شریف انڈیا۔ مئی ۱۹۸۹ء۔ ص ۲۷

۵۔ ضیائے حرم (ماہنامہ) بھیرہ۔ مئی ۱۹۸۹ء۔ ص ۳۴

۶۔ جنگ (روزنامہ) لاہور۔ ۲۸ فروری ۱۹۸۹ء

۷۔ نوائے وقت (روزنامہ) لاہور۔ ۲۸ فروری ۱۹۸۹ء

۸۔ عدنان رشید کی ایڈیٹر نعت سے گفتگو

۹۔ شیطان رشدی اور اس کی خرافات کا تنقیدی جائزہ۔ ص ۲۲

۱۰۔ ایضاً۔ ص ۲۴

۱۱۔ مرکز (روزنامہ) اسلام آباد۔ ۱۳ فروری ۱۹۸۹ء

۱۲۔ نوائے وقت (روزنامہ) لاہور۔ ۲۳ فروری ۱۹۸۹ء

۱۳۔ تکبیر (ہفت روزہ) کراچی۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۸۹ء

۱۴۔ جنگ (روزنامہ) راولپنڈی۔ ۱۳ فروری ۱۹۸۹ء

۱۵۔ موسیٰ خان جلالزئی۔ امام فیجی کے حالاتِ زندگی۔ سنٹرل ایشیا اینڈ نارتھ ایسٹ سنڈیز' لاہور۔

۱۶۔ سرورق کا صفحہ آخر

۱۷۔ نوائے وقت (روزنامہ) لاہور۔ ۱۷ فروری ۱۹۸۹ء

۱۸۔ جنگ (روزنامہ) راولپنڈی۔ ۲۶ فروری ۱۹۸۹ء

۱۹۔ شیطان رشدی اور اس کی خرافات کا تنقیدی جائزہ۔ ص ۲۶

۲۰۔ ارشاد (پندرہ روزہ) کراچی۔ نومبر ۱۹۹۰ء صفحہ اول

۲۱۔ پاکستان (روزنامہ) لاہور۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۰ء

۲۲۔ ایضاً

۲۳۔ نوائے وقت (روزنامہ) لاہور۔ ۴ مارچ ۱۹۹۰ء

۲۴۔ پاکستان (روزنامہ) لاہور۔ ۲۳ مارچ ۱۹۹۱ء

۲۵۔ ملتان روڈ نیوز (ہفت وار اخبار) لاہور۔ ۷ دسمبر ۱۹۹۰ء۔ صفحہ آخر

۲۶۔ ملتان روڈ نیوز۔ ۱۴ جنوری ۱۹۹۰ء صفحہ اول

۲۷۔ جنگ (روزنامہ) لاہور۔ ۳۰ جولائی ۱۹۸۹ء (مضمون مشاہدات و تاثرات از کوثر نیازی)

۲۸۔ ملتان روڈ نیوز۔ ۲۳ فروری ۱۹۹۰ء۔ صفحہ آخر

۲۹۔ ملتان روڈ نیوز۔ ۲ مارچ ۱۹۹۰ء۔ صفحہ آخر

۳۰۔ ایضاً

۳۱۔ عدنان رشید نے بتایا کہ راجرز اس واقعے سے چھ مہینے پہلے اسلام کے مطالعے کے نتیجے میں مسلمان ہوا تھا۔

وُہ ایک لمحہ

وُہ وقت پُرحکمران لمحہ

کہ جب عزمیت کی جرأت افزا منڈیروں پر جھلملاتے دیپک

اگائیں گے روشنی کی فصلیں

دھنک بنے گی فضا میں ہر سو، محافلِ رنگ و نُور ہوں گی

زمانے بھر میں اُجالا ہوگا

اُجالا ہوگا سعادتوں کا

سعادتوں کا اُجالا ہوگا جسارتوں سے

جسارتیں

جو محبتوں کا نقیب ہوں گی

جہاں کے محسن کی عزّت و حُرمت و تقدس کی نام لیوا

جسارتیں جو علم اٹھائیں گی حفظِ ناموسِ مصطفیٰؐ کا

جسارتیں جو گلا دبوچیں گی شاتمیت کا

اور،

بے اصل رُشدی ایسا خبیث اس لمحے مارا جائے گا

جُراتوں کے، جسارتوں کے، عزیمتوں کے شناسا ہاتھوں سے

ہمارے ہاتھوں سے

Marfat.com

جو شہیدانِ ناموسِ سرکار ﷺ ہیں

شان اُن کی بڑی، ان کا رتبہ بڑا جو شہیدانِ ناموسِ سرکارؐ ہیں
اُن پہ لطف و کرم خاص اللہ کا، جو شہیدانِ ناموسِ سرکارؐ ہیں
عشق کا منتہا جان کا ہارنا ___ راز ہم پہ افشا اُنھوں نے کیا
منزلِ زیست کے ہیں وہی رہنما جو شہیدانِ ناموسِ سرکارؐ ہیں
جب بھی فتنہ اُٹھا، یہ مٹاتے گئے، جاں لٹاتے گئے، سر کٹاتے گئے
اُن پہ حرمتِ نبیؐ کی ہوئی آشنا جو شہیدانِ ناموسِ سرکارؐ ہیں
اُن سے خائف ہوئی موت، ڈرتی رہی، جھرجھری سی ہوگئی، پاؤں پڑتی رہی
ڈرنے والے اجل سے کہاں ہیں بھلا، جو شہیدانِ ناموسِ سرکارؐ ہیں
کیسی اُلفت نبھائی ہے سرکارؐ سے کس محبت سے لپٹے ہیں وہ دار سے
پائیں گے خود پیمبرؐ سے اس کا صلہ جو شہیدانِ ناموسِ سرکارؐ ہیں
رہ نوردانِ راہِ طلب! جان لو یہ حقیقت، کہ ہے دو قدم مان لو!
اُن کے مدفن سے فردوس کا فاصلہ جو شہیدانِ ناموسِ سرکارؐ ہیں

Marfat.com

آؤ مل کر چلیں اُن کے مرقد پہ ہم، ہوں مؤدب پڑھیں فاتحہ دم بدم
اُن سے ٹوٹے نہ یہ ربط، یہ سلسلہ جو شہیدانِ ناموسِ سرکارؐ ہیں

سرنگوں، لرزاں، حیراں نظر آئی جب ماسوا چند لوگوں کے مخلوق سب
شانِ اُن کی ذرا حشر میں دیکھنا جو شہیدانِ ناموسِ سرکارؐ ہیں

حق کے محبوب ٹھہرے ہوئے اولیا، اُن کو سرکارؐ کا قُرب حاصل ہُوا
ہے اُنہیں خوف کس کا، انھیں حُزن کیا جو شہیدانِ ناموسِ سرکارؐ ہیں

شاتمانِ نبیؐ کا مخالف رہوں، جان حرمت پہ سرکارؐ کی واردوں
جاؤں، کرلوں انھیں رہبر و رہنما جو شہیدانِ ناموسِ سرکارؐ ہیں

میرے دل میں نبیؐ کی محبت رہے، دشمنانِ نبیؐ سے عداوت رہے
کر عطا اُن کا جذبہ مجھے اے خدا جو شہیدانِ ناموسِ سرکارؐ ہیں

رُشدیٔ لعنتی میرے ہاتھوں مرے، یہ سعادت خدایا مجھے بخش دے
اُن کا مِل جائے محمودؔ کو راستہ جو شہیدانِ ناموسِ سرکارؐ ہیں

مصنّفؔ کی دیگر مطبوعات

☆ میرے سرکا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (سیرت پر مضامین)
☆ احادیث اور معاشرہ (تیس احادیث پاک کی تشریح)
☆ ماں باپ کے حقوق (اسلامی تعلیمات کی روشنی میں)
☆ ورفعنا لک ذکرک (پہلا اردو مجموعہ نعت)
☆ حدیث شوق (دوسرا اردو مجموعہ)
☆ نعتاں دی اٹی (صدارتی ایوارڈ یافتہ پنجابی مجموعہ نعت)
☆ منشور نعت (پنجابی اور اردو فردیات)
☆ اقبال' قائد اعظم اور پاکستان (چند اہم مضامین کا مجموعہ)
☆ قائد اعظم' افکار و کردار
☆ تحریک ہجرت ۱۹۲۰ء (پہلا تاریخی و تحقیقی تجزیہ۔ ۴۶۴ صفحات)
☆ اقبال و احمد رضا۔۔۔۔۔ مدحت گران پیغمبر
☆ راج دلارے (بچوں کے لیے نظمیں)
☆ مدح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انتخاب نعت)
☆ نعت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (انتخاب نعت)
☆ نعت حافظ (حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ نعتیہ دواوین کا انتخاب)
☆ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مضامین نظم و نثر)
☆ حمد و نعت (مضامین میں نظم و نثر)
☆ مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مضامین نظم و نثر)
☆ نظریہ پاکستان اور نصابی کتب (ترتیب و ترجمہ)
☆ ترجمہ خصائص الکبریٰ ☆ ترجمہ تعبیر الرؤیا ☆ ترجمہ فتوح الغیب

Marfat.com

مُصنّف کی غیر مطبوعہ کُتب

۱ : اوّلیّاتِ نعت

۲ : غیر مسلموں کی نعت

۳ : چند مرحُوم نعت گو

۴ : قرآنِ جمال (حسنؔ رضا بریلوی کی نعتوں کا انتخاب)

۵ : خزینۂ رحمت (غریبؔ سہارنپوری کی نعتوں کا انتخاب)

۶ : کُلّیاتِ کافی (کفایت علی کافیؔ شہیدؒ کی نعتیں)

۷ : شمعِ حرم کی تابشیں (علامہ ضیاؔ القادری بدایونی کا وہ نعتیہ کلام جو اُن کے مجموعہ ہائے نعت میں نہیں ہے)

۸ : ثنائے محمّد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (انتخاب)

۹ : ارمان مدینے والے دا (انتخاب)

۱۰ : فاروقِ اعظمؓ (خلیفۂ راشد کے منظوم مناقب)

۱۱ : منظوماتِ محمُود

۱۲ : صُلحائے اُمّت

۱۳ : ڈِھڈ پیڑ (پنجابی انشائیے)

۱۴ : شہیدانِ ناموسِ رسالت

Marfat.com

۹۲ کا تحفہ

۹۲ آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے **محمدؐ** (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا عدد ہے،
اس حوالے سے مصنف نے اس سال جو کام کیا ہے، اس کا اجمالی خاکہ یہ ہے۔

مطبوعہ

۱ : ۹۲ (نعتیہ قطعات)
۲ : **سیرتِ منظوم** (بصورتِ قطعات)
۳ : **سفرِ سعادت، منزلِ محبت** (سفرِ حرمین کی یادداشتیں)
۴ : **قرطاسِ محبت** (حضور علیہ التحیۃ والتسلیم کی محبت اور اس کے مظاہر)

زیرِ طبع

۵ : **تسخیرِ کائنات اور مسخرِ اعظم** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بیس ابواب میں رحمۃ للعالمین کی تفسیر
۶ : **ایک ضخیم انتخابِ نعت** (مبسوط تحقیقی مقدمے کے ساتھ)
تین جلدوں میں
۷ : **داعیٔ صلح و امن** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
۸ : **خالق اور مخلوق کا مشترکہ وظیفہ — درودِ پاک**
۹ : **پاکستان میں نعت**
قیامِ پاکستان کے بعد نعت گوئی اور نعت خوانی پر تحقیق
۱۰ : **حمدِ خدا** (انتخاب)
۱۱ : **نعتِ مصطفیٰ علیہ السلام والثناء** (انتخاب)

Marfat.com

۱۸۱ صفحات

(اسلامی) موضوعات پر دھنک رنگ مضامین

شہناز کوثر کی اس تصنیف میں

- حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ پاک میں ربیع الاوّل کے مہینے میں ہونے والے ۳۹ واقعات کا تفصیلی ذکر ہے۔
- حمد میں نعت کی اور نعت میں اظہارِ عجز کی صورتوں پر مضامین ہیں۔
- احادیثِ مقدسہ کے حوالے سے مدینۂ طیبہ کی اہمیت پر بحث ہے۔
- درودِ پاک کی اہمیت وفضیلت پر کئی مضامین میں دلآویز انداز میں نئے زاویوں سے روشنی ڈالی گئی ہے۔
- انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ اس کے سانس کی نالی اور پھیپھڑے پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔
- اسلامی تعلیمات میں عدد کی اہمیت پر بصیرت افروز معلومات دی گئی ہیں۔
- حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والوں کو فنا فی النار کر کے تختۂ دار کو چومنے والے غازیوں کی مشترکہ خصوصیات کا تفصیلی تجزیہ ہے۔

کتابت وطباعت خوبصورت، سادہ و پُرکار سرورق

۱۹۲ صفحات، قیمت پچاس روپے

اختر کتاب گھر

اظہر منزل۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ۔ لاہور ۵۴۵۰۰

فون:۔ ۴۶۳۶۸۴

Marfat.com

قرطاسِ محبت

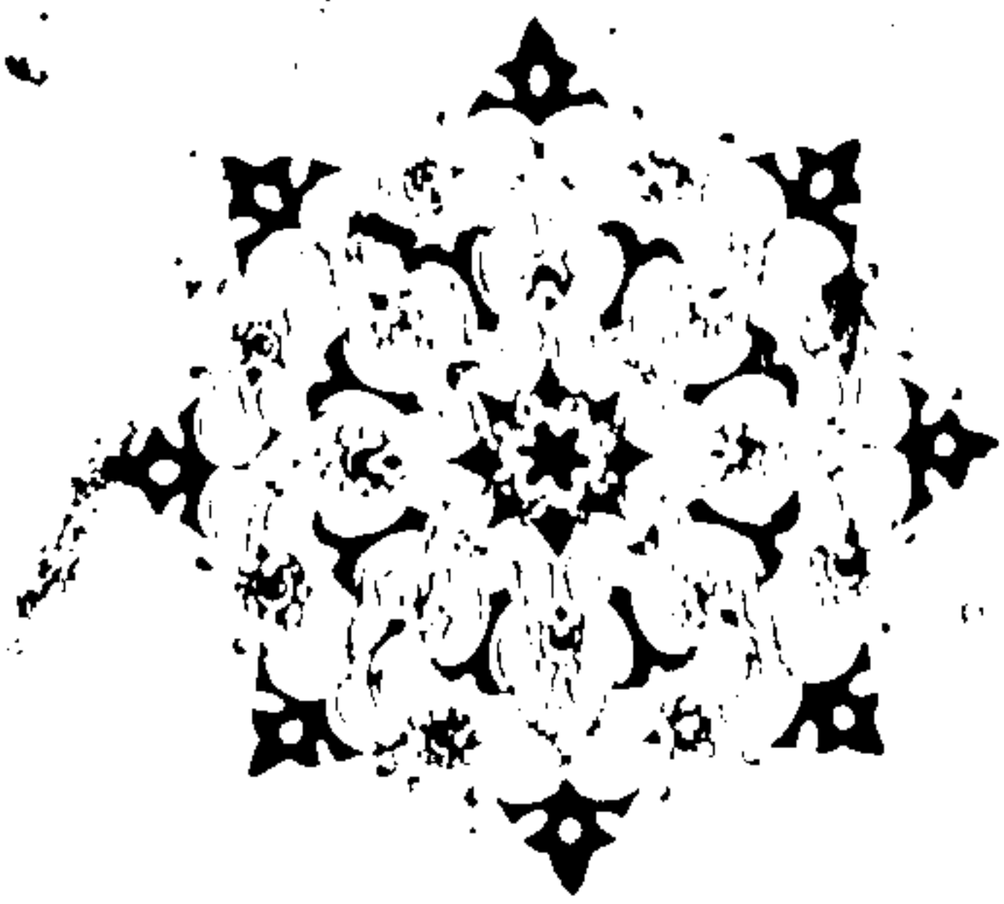

راجا رشید محمود

Marfat.com